شاھد حسین رزاقی

تاثرات

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان نہری پانی کے بارے میں جو معاہدہ ہوا ہے اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اگر کسی مسئلہ کو حل کرنے کی مخلصانہ کوشش کی جائے تو وہ مسئلہ خواہ کتنا ہی دشوار اور پیچیدہ کیوں نہ ہو اس کا اطمینان بخش اور قابل عمل حل نکل آتا ہے۔ اس صورت میں قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسی جذبہ کے تحت کشمیر کے مسئلہ کو بھی حل کرنے کی مخلصانہ کوشش کیوں نہ کی جائے، جو پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سب سے بڑا اور سب سے اہم نزاعی مسئلہ ہے اور جس کو خوش اسلوبی سے حل کیے بغیر ان دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم ہونا ممکن نہیں۔ جہاں تک کہ پاکستان کا تعلق ہے اس کا مؤقف نہایت واضح ہے۔ کشمیر پاکستان کا جزو لاینفک ہے۔ اور نہ صرف مذہبی بلکہ سیاسی، اقتصادی جغرافی ہر اعتبار سے یہ پاکستان ہی کا حصہ ہے۔ جن اصولوں کو تحریک پاکستان میں بنیادی حیثیت دی گئی اور جن کی اساس پر ہندوستان کی تقسیم ہوئی ان کے مطابق کشمیر کو لازمی طور پر پاکستان میں شامل ہونا چاہیے اس کے علاوہ کشمیری عوام کے جمہوری حقوق اور ملی مفاد کا تقاضا بھی یہی ہے کہ پاکستان اہل کشمیر کو ہندوستان کی غلامی سے آزاد کرانے اور ان کو خود اپنی مرضی سے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقع دلانے کی ہر ممکن شکل اختیار کرے۔ کشمیر کے متعلق یہ وہ نقطۂ نظر ہے جس پر اہل پاکستان پوری طرح متفق ہیں اور یہاں کی کسی حکومت کسی جماعت اور کسی رہنما نے کشمیر کے مسئلہ پر کبھی اختلاف نہیں کیا اور اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر اس کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کی ہر معقول تجویز کو پاکستان نے قبول کر لیا۔

لیکن ہندوستان کا مؤقف اس سے بالکل مختلف رہا ہے۔ کانگریس اور کانگریسی رہنماؤں نے ہندوستان کی تقسیم کا اصول تسلیم کر لیا لیکن جس اصول کی بنیاد پر یہ تقسیم ہوئی اسی کے مطابق پاکستان میں کشمیر کی شمولیت کی مخالفت کی۔ ریاستوں کی شمولیت کے بارے میں کانگریس نے حکمران کو فیصلہ کرنے کا اختیار دینے سے انکار کیا اور ریاستی عوام کو یہ فیصلہ کرنے کا مجاز قرار دیا اور اپنے اسی اصول کی آڑ میں بھارتی حکومت نے جونا گڑھ پر قبضہ کر لیا حالانکہ یہ ریاست پاکستان میں شامل ہو چکی تھی۔ اور اسی اصول کو بہانہ بنا کر حیدرآباد پر فوج کشی کی اور حیدرآباد کو

بھی بزور شمشیر ہندوستان میں شامل کر لیا۔ حالانکہ نظام ریاست حیدرآباد کو خودمختار رکھنے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ لیکن کشمیر کے معاملے میں بھارتی حکومت نے اپنے اس اصول کو بھی نظرانداز کر دیا اور عوام کی مرضی کے بجائے حکمراں کی مرضی کو کشمیر پر اپنے جارحانہ قبضہ کا جواز قرار دیا۔ اقوام متحدہ میں بھی بھارت کی پالیسی اس سے مختلف نہ رہی۔ سلامتی کونسل میں یہ مقدمہ بھارت ہی نے پیش کیا تھا۔ لیکن بھارتی حکومت اس کی تجاویز قبول کرنے سے احتراز کرتی رہی اور جو وعدے کیے ان پر عمل نہیں کیا۔ اقوام متحدہ کے کمیشنوں اور سلامتی کونسل کی مساعی کو ناکام بناتی رہی اور مصالحت کی نہایت معقول تجاویز کو بھی مسترد کر دیا۔ یہ بات بڑی افسوسناک ہے کہ کشمیر کے بارے میں یہ غیر جمہوری اور جارحانہ پالیسی پنڈت نہرو نے اختیار کی ہے جو کسی زمانے میں آزادی اور جمہوری حقوق کے بڑے علمبردار تھے۔ اور آزادی ملنے کے بعد کانگریس کی حکومت بھی وہی حربے استعمال کرنے لگی جن کے خلاف اس نے طویل جدوجہد کی تھی۔ یہ پالیسی خود ہندوستان کے لیے بھی بہت نقصان رساں ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ ہندوستان کی بعض دوسری جماعتیں اور مسٹر راجگوپال اچاری اور جے پرکاش نارائن جیسے دوراندیش اور حقیقت پسند رہنما اس کی مخالفت کر رہے ہیں اور یہ احساس روزافزوں ہے کہ ہندوستان جن مشکلات میں مبتلا ہے ان میں تنازعۂ کشمیر کی وجہ سے بہت اضافہ ہو گیا ہے۔

اہل کشمیر کو کبھی نہ کبھی ان کا جمہوری حق ضرور ملے گا اور وہ اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لیے آزاد ہوں گے۔ ایک ایسے زمانے میں جب کہ جمہوریت عالمگیر مقبولیت حاصل کر چکی ہے جمہوری حقوق کے تحفظ کو ایک بین الاقوامی فرض قرار دیا جانے لگا ہے اور جو قومیں صدیوں سے محکوم تھیں وہ آزاد ہو رہی ہیں، کسی قوم کو اس کے جمہوری حقوق سے محروم کر کے غلام بنانے کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اگر بھارتی لیڈروں کا یہ خیال ہے کہ جوں جوں زمانہ گزرتا جائے گا کشمیر کا مسئلہ خود بخود ختم ہو جائے گا تو یہ ان کی شدید غلطی ہے۔ کشمیر کو آزاد کرانا ایک ایسا فرض ہے جس کو نہ اہل کشمیر کبھی فراموش کر سکتے ہیں اور نہ اہل پاکستان۔ یہ مسئلہ جس قدر جلد حل ہو جائے اتنا ہی ہر فریق کے لیے بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں جس قدر تاخیر ہو گی اتنی ہی زیادہ دشواریاں اور پیچیدگیاں پیدا ہوتی جائیں گی۔ اور اس کے نتائج بہت خطرناک ہوں گے۔

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کا یہ خیال ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ کشمیر کا مسئلہ ایک ایسا بم ہے جو کسی وقت بھی پھٹ سکتا ہے اور تدبر اور دوراندیشی کا تقاضا یہ ہے کہ اس مسئلہ کو جلد سے جلد حل کیا جائے اور پوری کوشش اس بات کی ہو کہ یہ مسئلہ پرامن طور پر حل ہو جائے۔ ہماری بھی یہ دلی تمنا ہے کہ پنڈت نہرو جو ساری دنیا میں امن اور انصاف کی حمایت کا دعویٰ کرتے ہیں اپنی ہمسایہ ریاست کشمیر میں بھی امن اور انصاف کے تحفظ پر توجہ کریں۔ اہل کشمیر، پاکستان اور ہندوستان سب کی بہتری اور مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ کشمیر کا مسئلہ جلد سے جلد اور پرامن طریقہ پر حل کیا جائے۔